تو جب ابنِ آدم آئے گا تو کیا زمین پر ایمان پائے گا؟ لوقا ۱۸:۸

عزیز چھوٹا گلہ، جب خداوند یسوع مسیح کی دوسری آمد ہوگی کیسا ہوگا؟ متی ۲۴ میں خداوند یسوع مسیح کے شاگردوں نے پوچھا تھا کہ خداوند تیری آمد کا کیا نشان ہوگا اور دنیا کے آخر میں کیا ہوگا؟ خداوند یسوع مسیح کا جواب یہ تھا، دھیان رہے کوئی تمہیں گمراہ نہ کردے! میری آمد سے پہلے کچھ اسطرح سے ہوگا، بہت سے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہتوں کو گمراہ بھی کرلیں گے تم لڑائی اور لڑائی کی افواہیں سنو گے قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی۔ کال ہوگا وباء ہونگی بھونچال آئیں گے تمہیں ایذارسانی کے لیے حوالے کیا جائے گا قومیں تم سے نفرت رکھیں گی میرے سبب سے بہت سے ٹھوکر کھائیں گے ایک دوسرے کو حوالہ کریں گے اور تم سے نفرت کی جائے گی، جھوٹے نبی آئیں گے جو بہتوں کو گمراہ کرلیں گے بے دینی کے بڑھ جانے سے بہتوں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے گی۔ انجیل کی منادی پوری دنیا میں کی جائے گی بہت بڑی ایذارسانی ہوگی جھوٹے نبی آسمان میں بڑے نشانات دکھائیں گے اور بہتوں کو گمراہ کرلیں گے سورج اور چاند اپنی روشنی کھودیں گے آسمان پر بڑے نشان ہونگے آسمان کی قوتیں ہلائی جائیں گی خدا نرسنگے کی آواز کے ساتھ فرشتوں کو بھیجے گا جو خدا کی برگزیدوں کو جمع کرلیں گے، اور اُس گھڑی اور دن کی بابت کوئی نہیں جانتا نا فرشتے، نا بیٹا صرف باپ جانتا ہے۔ جیسا نوح کے دور میں طوفان آنے سے پہلے تھا ویسا ہی ابن آدم کے دور میں ہوگا دو آدمی کھیت میں ہونگے ایک لے لیا جائے گا اور ایک چھوڑ دیا جائے گا دو عورتیں چکی پیستی ہونگی ایک لے لی جائے اور دوسرے چھوڑ دی جائے گی۔ لیکن لوقا کی انجیل میں خداوند یسوع مسیح کا سوال یہ تھا کہ جب ابن آدم آئے گا تو کیا زمین پر ایمان پائے گا؟ جن نشانیوں کا ہم زکر کر چکے ہیں ان سب کی موجودگی میں کیا ایمان زمین پر ہوگا؟ ہم کیسے یقینی بنا سکتے ہیں کہ ہمارا ایمان قائم رہے گا؟ آیئے اس بات تفصیلی بات کرتے ہیں۔

ایمان کیا ہے؟

عبرانیوں ۱۱:۱ میں لکھا ہے اب ایمان اُمید کی ہوئی چیزوں کا اعتماد اور اندیکھی چیزوں کا ثبوت ہے۔

اس کا آغاز خدا کے کلام کرنے سے ہوتا ہے

، یعنی بائبل مقدس، کہ ہم نے کلام سُنا ہے قبول کیا ہے اور اُس کی تابعداری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر وہ کہے جاؤ تو ہم جائیں، وہ کہے رکو تو ہم رُکیں۔ اپنے اعمال سے ہم اپنے ایمان کا اظہار کرتے ہیں۔ سُن کر عمل نا کرنا ایمان نہیں ہے۔ عبرانیوں ۴:۷ اگر آج تم اُس کی آواز سُنو تو اپنے دلوں کو سخت نا کرو۔ یعقوب ۱:۲۲۔۲۵ لیکن کلام پر عمل کرنے والے بنو نا کہ محض سُننے والے، جو اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں۔ ابتدا میں ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کی ہر مخلوق نے خدا کی آواز کو سُنا اور اُس کے حکم کے مطابق کیا اُس نے کہا ''روشنی ہوجا اور روشنی ہوگئی''۔ زبور ۳۳:۶۔۹ آسمان خدا کے کلام سے اور اُس کا سارا لشکر اُس کے مُنہ کے دم سے بنا ہے وہ سمندر کو پانی کے تودے کی مانند جمع کرتا ہے وہ گہرے سمندروں کو مخزنوں میں رکھتا ہے ساری زمین خداوند سے ڈرے جہاں کے سب باشندے اُس کا خوف رکھیں کیونکہ اُس نے فرمایا اور ہوگیا۔ اُس نے حکم دیا اور واقع ہوا۔ زبور ۱۳۸:۲ کیونکہ تو نے اپنے کلام کو اپنے ہر نام سے زیادہ عظمت دی ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنی آزمائش کے دور میں کلام مقدس ہی کا سہارا لیا تھا۔ (استثناہ ۸:۳، لوقا ۴:۴)

ہم کلام کو سُنتے اور اُس پر عمل کرتے ہیں

:ایوب خدا کے کلام سے جُڑا رہا جب اُسکی زندگی میں آزمائش کو دور تھا۔ ایوب ۲۳: ۱۲ میں اُس کے لبوں کے حکم سے نہیں ہٹا میں نے اُس کے مُنہ کی باتوں کو اپنی ضروری خوارک سے بھی زیادہ ذخیرہ کیا۔ ایمان کوئی غیر مبہم سا احساس نہیں بلکہ یہ خدا کے کلام کو سُن کر اُس پر عمل کرنے کا نام ہے۔ یرمیاہ ۷: ۲۳ بلکہ میں نے اُن کو یہ حکم دیا اور فرمایا کہ میری آواز کے شنوا ہو اور میں تمہارا خدا ہونگا اور تم میرے لوگ ہو گے اور جس راہ کی میں تم کو ہدایت کروں اُس پر چلو تا کہ تمہارا بھلا ہو۔

ہم اپنے ایمان کو پُختہ کیسے کر سکتے ہیں؟

:چونکہ سُننے سے پیدا ہوتا ہے اس لیئے ہمیں خدا کے کلام کو سُنا ہے اور اُس پر عمل کرنا ہے وہ اپنے بچوں پر ہمیشہ مہربان ہے ہم اُس کی آواز کو کلام مقدس میں سُنتے ہیں۔ رومیوں ۱۰: ۱۷ ایمان سُننے سے آتا ہے اور سُنا مسیح کے کلام سے ہے۔ خداوند یسوع مسیح ہم سے اپنے روح القدس کی معرفت ہم سے کلام کرتا ہے۔ یوحنا ۱۰: ۲۔۵ میری بھیڑیں میری آواز سُنتی ہیں میں اُنہیں نام لیکر بُلاتا ہوں۔۔۔ یوحنا ۱۰: ۲۷، میری بھیڑیں میری آواز سُنتی، میں اُنہیں جانتا ہو اور وہ میری پیروی کرتی ہیں۔

ہمارے ایمان کا ثبوت کیا ہے؟

:ہمیں ایسا سوچنا چاہیے کہ مسیح کے آنے تک ہمارا ایمان قائم رہے۔ ہم میڈیا میں انٹرنیٹ پر بہت کچھ دیکھ سکتے ہیں معجزات بھی اور کلام بھی جو مسیح کے کلام کے میل نہیں کھاتا۔ سوال یہ ہے کہ کیا وہی مستند ایمان ہے؟ اگر ایسی بات ہے تو کیا آپ کے پاس ایسا ایمان ہے جو مصیبت کی گھڑی میں بھی قائم رہے۔ رومیوں ۱۲: ۳ میں اس توفیق کی وجہ سے جو مجھ کو ملی ہے ہر ایک سے کہتا ہوں کہ جیسا سمجھنا چاہیے اُس سے زیادہ کوئی اپنے آپ کو نا سمجھے بلکہ جیسا خدا نے ہر ایک کو اندازہ کے موافق ایمان تقسیم کیا ہے اعتدال کے ساتھ اپنے آپ کو ویسا ہی سمجھے۔ اب اس بات کو سمجھیں کہ خدا نے آپ ہی ہمیں ایمان بخشا ہے اس میں کسی انسانی تفصیل کی ضرورت نہیں ایسا نا ہو کہ ہم اُس ایمان سے آگے بڑھ جائیں یا پیچھے رہ جائیں۔ اکرنتھیوں ۱۰: ۱۲، ۱۷۔۱۸، کلام میں لکھا ہے کہ اگر کوئی فخر کرے تو اس بات پر کرے کہ وہ خدا کو جانتا ہے جس طرح کے ایمان کا تقاضہ خدا کا کلام ہمیں سکھاتا ہے اُس کی مثال عبرانیوں کے خط کے باب نمبر ۱۱ میں ہے، جہاں لوگوں نے ایمان پر ہر چیز کو حقیر جانا۔ لکھا ہے ایمان ہی سے نوح نے کشتی بنائی تا کہ اپنے گھرانے کو بچا سکے، ایمان ہی سے ابراہام سے فرمانبرداری کی اپنا سب کچھ چھوڑ کر جہاں خدا نے کہا وہاں چل دیا نہیں جانتا تھا کہ کہاں جاتا ہے۔ ایمان ہی سے سارہ کو قوت ملی کہ وہ حاملہ ہو کر اضحاق کو جنم دے ایمان ہی سے ابراہام نے اضحاق کر قربان ہونے کے لیے دے دیا۔ ایمان ہی سے موسیٰ نے محل کی لذتوں کو چھوڑ کر خدا کے لوگوں کے ساتھ دکھ سہنا مناسب سمجھا ایمان ہی سے وہ بحر قلزم پار کر گئے ایمان ہی سے یریحو کی دیوار گر گئی۔ ایمان ہی سے جدعون، سمسون، افتاح، داؤد اور سیموئیل اور نبی خدا کے فرمانبردار رہے۔ انہوں نے بادشاہوں کو جھکا دیا راستبازی کے کام کیے وعدوں کو حاصل کیا شیروں کے مُنہ بند کیا جلتے تیروں کو بجھایا تلواروں کو مات دی کمزوریوں میں مضبوط رہے۔

عورتوں نے اپنے مُردوں کو زندہ پایا۔ بعض مار کھاتے کھاتے مر گئے، مگر رہائی منظور نہ کی۔ تا کہ اُن کو بہتر قیامت نصیب ہو بعض ٹھٹھوں میں

اُڑائے جانے اور کوڑے کھانے بلکہ زنجیروں میں باندھے جانے اور قید میں پڑنے سے آزمائے گئے سنگسار کیے گئے آرے سے چیرے گئے آزمائش میں پڑے تلوار سے مارے گئے بھیڑوں اور بکریوں کی کھال اُوڑھے ہوئے محتاجی میں مصیبت میں، بدسلوکی کی حالت میں مارے مارے پھرے دنیا اُن کے لائق نہ تھی، وہ جنگوں اور پہاڑوں اور غاروں اور زمین کے گھڑوں میں آوارہ پھرا کیے اور اگرچہ ان سب کے حق میں ایمان کے سبب سے اچھی گواہی دی گئی تھی تو بھی اُنہیں وعدہ کی ہوئی چیز نہ ملی۔

اور لکھا ہے کہ انہوں نے یہ سب کچھ ایمان کی بنیاد پر سہا، اس لیے اپنے ایمان پر غور کریں، اگر آج تم اُس کی آواز سُنو تو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو، (عبرانیوں ۴:۷) اور بغیر ایمان کے اُس کو پسند آنا ناممکن ہے اس لیے کہ خدا کے پاس آنے والے کو ایمان لانا چاہیے کہ وہ موجود ہے اور اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے۔ (عبرانیوں ۱۱:۶) ۱ پطرس ۴:۱۹ پس جو خدا کی مرضی کے موافق دکھ پاتے ہیں وہ نیکی کر کے اپنی جانوں کو وفادار خالق کے سپرد کرتے ہیں۔

ہم اپنے ایمان کو کیسے مضبوط کر سکتے ہیں؟

یہوداہ ۱:۲۰۔۲۱ مگر تم اے پیارو، اپنے پاک ترین ایمان میں ترقی کر کے اور روح القدس میں دعا کر کے اپنے آپ کو خدا کی محبت میں قائم رکھو اور ہمیشہ کی زندگی کے لیے ہمارے خداوند یسوع مسیح کی رحمت کے منتظر رہو۔ عبرانیوں ۱۲:۲ اور ایمان کے بانی اور کامل کرنے والے یسوع کو تکتے رہیں جس نے اُس خوشی کے لیے جو اُس کی نظروں کے سامنے تھی شرمندگی کی پرواہ نہ کر کے صلیب کا دکھ سہا اور خدا کے تخت کی دہنی طرف جا بیٹھا۔

اب آیئے ایک عملی سوال کرتے ہیں، کیا جب خداوند یسوع مسیح اپنی دوسری آمد میں آئے گا، تو ہمارے اندر ایمان پائے گا؟ اس لیے آیئے ایم دل اور جان ہو کر اُس کی پیروی میں آگے بڑھیں۔ خدا کے فضل کے بارے میں فرمانبرداری اور محبت کا ردعمل دکھائیں۔ ایسا کچھ کریں کہ ہماری اُس کی آواز سُننے کی لگن، اُس کی آواز کی فرمانبرداری کی لگن اُس وقت تک تازہ اور پُرجوش رہے جب تک وہ آنہیں جاتا۔ اور ہم اُس کا جلالی چہرہ دیکھ نہیں لیتے۔ آمین خداوند آپ کو برکت دے۔ آمین